رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ

دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۲	۳ شعبان ۱۳۴۷ھ	۱۵ جنوری ۱۹۲۹ء	جلد

نغمۂ شمیم

بن گیا تصویر! دیکھا جس نے اس تصویر کو
ہو گیا دلگیر! دیکھا جس نے مجھ دلگیر کو

جب مرے دردِ جگر کا کچھ نہ درماں کر سکا
کھیئے پھر؟ چولہے میں ڈالوں نسخۂ اکسیر کو

کوششیں لاکھوں ہی کیں انکو منانے کیلئے
وہ نہیں سنتے مگر میں کیا کروں تقدیر کو

آج منگل ہے مگر وعدہ تھا ان کا پیر کا
شہد مل کر چاٹیئے اب ان کی اس تحریر کو

آئینگے عیسیٰؑ! عطا ہونگے خزائن بے بہا
آ! عزیزِ مصر!! سن یوسف سے اس تعبیر کو

فیضِ ساقی عام ہے، بھر بھر کے دیتا جام ہے
پر عجب!! تم دیکھتے ہو آسمانِ پیر کو

مصحفِ رُخ روزِ روشن کی طرح ہے جلوہ ریز
دل کے اندھے دیکھتے ہیں ظلمتِ شبگیر کو

جیتے جی پڑتی نہیں!! آبادیٔ دل کی بنا
لے کے جائینگے لحد میں حسرتِ تعمیر کو

ہر گھڑی امیدوارِ فضل ہے تیری شمیم
بخشدے مولا خطائیں عفو کر تقصیر کو

KHILAFAT LIBRARY

یکم جنوری کا مصباح شائع نہیں ہوا

سب مصباحی بہنوں کو یہ امر نوٹ کر لینا چاہیئے کہ یکم جولائی کا مصباح شائع نہیں ہوا ۔

بقایا ادا کریں

جن بہنوں نے ۱۹۲۸ء کا چندہ مصباح ادا نہیں کیا وہ مہربانی کرکے اب تو سال گذرنے کے بعد بھجوا دیں - ہم بہت انتظار کر چکے ہیں اسکے بعد ہم مجبور ہونگے کہ اخبار بند کر دیں - نیز اب تیسری جلد شروع ہے - اسلیے مہربانی فرماکر ۱۹۲۹ء کی قیمت سب بہنیں پیشگی حسب دستور جمع کرا دیں ۔

(مینیجر)

چٹھی مبارک

ہماری بہن حمیدہ بانو بیگم صاحبہ احمدی کا مضمون بعنوان آمین کی ٹی پارٹی جو یکم نومبر کے مصباح میں نکلا تھا - جن بہنوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا تھا اگر میری بہن ان احمدی یا غیر احمدی بہنوں کے نام درج کر دیتی تو انکا مضمون زیادہ دلچسپ ہو جاتا -

غیر احمدی بہن جو کہ ہمارے ساتھ تھیں وہ شیخ محمد نوبہاء الدین صاحب کی بیوی تھیں یہ صاحب ہمارے بھائی رفیع الدین صاحب کے سگے بھائی ہیں جو کہ کراچی کی جماعت کے سیکرٹری ہیں -

احمدی بہن کا ذکر ہے وہ میری والدہ صاحبہ ہیں اور احمدی سہیلیاں میں اور میری بہن سعیدہ خانم تھیں جنہوں نے مل کر نظمیں وغیرہ پڑھیں - یہ موقع واقعی بہت دل فزا تھا - اور ہم سب اپنی بہن کو مبارکباد کہتی ہیں ۔

خاکسار محمودہ خانم احمدی بنت مسٹر محمد عالم خانصاحب احمدی انچارج گڈس ڈپو تھمایہ

خوشخبری

قادیان کی اکثر بہنوں کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ محترمہ سراج بیگم اہلیہ ڈاکٹر بدر دین صاحب منگاڈی نیروبی کے قریب تشریف لے گئی ہیں کیونکہ وہاں انکے شوہر کو اللہ تعالیٰ نے اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر سرفراز فرمایا ہے دعا فرمائیں یہ جگہ ان کے لئے بہت سی برکات کا موجب ہو ۔

عاجزہ مریم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب

مولود مسعود

۱۸ر دسمبر کو جو فرزند ارجمند حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے حرم ثانی (سیدہ مریم صاحبہ) سے پیدا ہوا - اسکا نام طاہر احمد (ثانی) رکھا گیا ہے - اللہ تعالیٰ اس ولید سعید کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمالات کا وارث اور تمام جہان کیلئے مبارک کرے - اللّٰہم آمین

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اب اچھی ہے -

جلسہ سالانہ کے بعد بھی ریلوے سٹیشن پر مسافروں کی آمد و رفت خاصی ہے - ایک سو مسافر کی اوسط ہے کہتے ہیں آجکل بٹالہ کی اوسط ۵۰ ہے - ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے مع کئی افسروں کے تشریف لائے تھے -

ناولوں کے نتائج

ایک امریکن اہل قلم خاتون مس کرسٹائن جوب سلیڈر نے ایک مضمون میں بتایا ہے کہ اس ملک میں عشقیہ ناولوں کا نوجوانوں کے اخلاق پر کیا اثر پڑا ہے - مس صاحبہ فرماتی ہیں کہ :-

وہ موٹروں میں اور ٹراموں میں باغوں میں اور تفریح گاہوں میں غرض جہاں کہیں تم لڑکیوں کو دیکھو گے - وہ اپنے کاروبار کے علاوہ تمام وقت دو دو آنے والے ناول کے مطالعہ میں صرف کرتی ہونگی میں کہتی ہوں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

کشمکش حیات میں احمدیت کا حصہ

یہ گھڑی محشر کی ہے! تُو عرصۂ محشر میں ہے

پیش کر غافل! اگر کوئی عمل دفتر میں ہے

یوں تو زندگی نام ہی ہے ایک کشمکش کا۔ مگر آجکل تو اس کشمکشِ حیات پر اگر پورا عروج اور کامل شباب آیا ہوا کہیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ دنیا کے ہر حصے، حصے کے ہر طبقے، طبقے کے ہر فرد، اور فرد کے ہر شعبۂ زندگی پر اسکا ایک پُرجوش اور منکیف تسلط ہے۔ ہر فرد بشر کی بڑھتی ہوئی تمنا یہی نظر آتی ہے کہ میرا قدم سب سے آگے ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

کچھ شک نہیں کہ زمانہ بھی اسی امر کا متقاضی ہے اور زبانِ حال سے پکار پکار کر مندرجہ ہیڈنگ شعر کا اعادہ کر رہا ہے اور دنیا بھی اسکی آواز پر بے تابانہ وہ اہانہ سرپٹ دوڑ رہی ہے۔ آپ کسی قوم و ملت پر نگاہ ڈالئے وہ ایک نہایت سرگرم جدوجہد میں منہمک نظر آئیگی۔ اختصاراً ان سرگرمیوں کی کیفیت سُن لیجئے۔

اوّل یورپ — اوّل اسی کو لیجئے کیونکہ یہی صفِ اوّل میں شمار ہوتی ہے۔ یہ اقوام بڑی متمدن یا سرچشمۂ تمدن کہلاتی ہیں۔ یہ جہان کی گویا سرتاج ہیں اور بے شک انہوں نے ترقیات کو اپنے اوپر سب سے زیادہ وارد کیا ہُوا ہے۔ ایجادات، اور تجربات اِن سے ابتدا پاتے ہیں اور پھر ہمارے ہندوستان پر اسکی انتہا ہوتی ہے جب یہ ایک تجربہ سے دستکش ہو کر اسے مُردہ بلکہ عاق کر دیتے ہیں۔ تو پھر ہمارا ہندوستان اسکو چِلا بخشتا اور اپنا متبنّٰی بنا لیتا ہے۔

اسوقت دوسرے کاموں کو نظر انداز کر کے انکی خواتین کو نگاہِ خصوصی سے دیکھئے! یہ اپنے مَردوں کے دوش بدوش بلکہ انکو نیچا دکھانے پر تُلی ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے مظاہرے اور انتہائی جدوجہد کرنے کے بعد اب ان خواتین نے مختلف شعبوں میں نشستیں حاصل کر لی ہیں انکے ہاتھوں مَردوں کا جب ناک میں دم آیا تو طوعاً و کرہاً انکا حق تسلیم کر لیا اور پھر ناز کرنے لگے کہ دیکھو ہم نے عورت کو وہ وقعت دی جو اقوام عالم نے کبھی نہیں دی۔ خیر (دیہرے مدِّ نظر اسوقت تنقید نہیں)

دوم ٹرکی — مُسلم حکومتیں بھی اس تگ و پو میں کسی سے پیچھے نہیں ماشاء اللہ۔ ٹرکی کو ہی دیکھئے اب یہ سابقہ "مردِ بیمار" نہیں بلکہ مغرورانہ توانائی پر ہے ساتھ ہی اس امر کی مشتاق! کہ ہمسایہ متمدن اقوام سے کہیں اسکا قدم پیچھے نہ رہ جائے چنانچہ رنگ آمیزی شروع ہو کر اس خواہش کی تکمیل اس پیمانہ پر ظہور پذیر ہے کہ اب یہ اسلام! حکومت کا مذہب نہیں کہلائیگا، اب عنانِ حکومت ہاتھ میں لیتے وقت حلف اُٹھاتے ہوئے، مذہب مقدس کی حرمت کی قسم نہ ہُوا کریگی بلکہ اپنی عزت کی قسم اُٹھانی ہوگی۔ انکی مستورات اب نقاب سے بکلی آزاد ہوگئیں! بدیں وجہ کہ کسی صورت لیلائے رفعت کو ڈھونڈ پائیں۔ رسم الخط تبدیل ہوگیا۔ عربی کو رُخصت کر دیا۔

KHILAFAT LIBRARY

سوم کابل کابل نے بھی خواب شیریں سے انگڑائی لی ہے اور کھینچ تان کر اپنی سلطنت کو متمدن اور ترقی یافتہ سلطنتوں کی صف میں کھڑا کر رہا ہے - یہ اس جدوجہد میں ہے کہ میں ترقی یافتہ سلطنتوں میں شمار کیا جاؤں اور اسکی رعیت اس دوڑ دھوپ میں ہے - یہ اس میں کہیں کامیاب نہ ہو جائے - توقع تو ہے کہ یہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائے گا اور کسی سے پیچھے رہنے کا نہیں۔

چہارم ایران ایران بھی بیدار ہو گیا اور محملِ ترقی کی نقاب کشائی کیا چاہتا ہے، اس تگ و دو میں اس کا قدم بھی تقریباً پیش پیش ہے زبان اسکی فارسی ہے اور یہ وہ گوہر تھا کہ جو اسکا ماہر ہوتا تھا اسکی دنیا میں بڑی قیمت ہوتی تھی نگاہِ امتیاز میں وہ ایک فوق الفوق ہستی تسلیم کیا جاتا تھا، اور شاعری کی تو گویا یہ زبان ہی جان تھی - مگر آج ترقی کا جنون اسکی دھجیاں اڑا رہا ہے حروف بھی تبدیل ہو گئے ہیں - ابھی ابتدا ہے اور دیکھئے کیا کیا ہو کر رہتا ہے - غرض کیا کہوں۔ ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ہر ایک کی دوڑ اس میدان میں جاری ہے اور سبقت کی آرزو زوروں پر -

یہ سب کچھ تو ہوا - اب ہمارے ہندوستان کی سُنیئے۔

پنجم ہندوستان اس پر غیر ملکی حکومت ہے، اور مختلف اقوام و ملل کی بھرمار، اس میں ایک تو وہ قوم ہے جو باوجود شدید اختلاف کے ایک کہلاتی ہے، ایک سے دوسری میں بہت زیادہ دوری ہے مگر پھر سیاست میں مجموعی نقطہ "ہندو" ہے - دوسری قوم وہ ہے جو حقیقت میں ایک ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے دور دور ہے -

کہیں آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ ہندوستان کو احساس ترقی نہیں، یا ہمسایہ اقوام کی مانند حصول رفعت کی بیقراری سے اسکا سینہ خالی ہے نہیں نہیں!!! اسکے اندر بھی آثارِ زندگی پائے جاتے ہیں اور یہاں بھی خوب سرگرم جدوجہد ہو رہی ہے -

یہ تو میں پہلے بتا چکی ہوں کہ جو تجربات دیگر ترقی یافتہ اقوام نا قابلِ عمل سمجھتی ہیں اور حقارت سے ٹھکرا دیتی ہیں وہ اسکی آغوش میں پرورش پاتے ہیں - اسکے علاوہ اوّل الذکر قوم پوری طاقت سے مصروف پیکار ہے اور گوئے سبقت لیجانے کی ٹھان چکی ہے لیکن گمان نہ کیجئے کہ یہ کسی حکومت یا طاقت سے برسرِ پیکار ہے بلکہ! غریب، کمزور، نہتے، صلح پسند، امن جو، مسلمانوں سے زور آزمائی پر آمادہ ہے - ہاں یہ قوم بھی ترقی کی تڑپ رکھتی ہے اقتدار کی خواہاں ہے، اور رفعت کی متلاشی، بلکہ پروگرام تیار کر کے اب میدان میں نکلا چاہتی ہے - مگر میں پھر کہتی ہوں کہ اس سے یہ نتیجہ نہ نکال لیں کہ اب یہ کسی ہمسایہ حکومت سے ٹکرائیگی - ابھی کہاں! سب کو چھوڑ چھاڑ، ہر طرف سے منہ موڑ، اسکے منہ میں پانی بھر رہا ہے - اسکا دل بیقرار و مضطرب ہے، کس بات کیلئے؟ مکہ پر "اوم" کا جھنڈا گاڑنے کے لئے، اس جھنڈے کیلئے انکو اسکے سوا اور کوئی مقام پسند نہیں آیا -

اب موخر الذکر کو لیجئے اسکی تو کچھ پوچھو نہیں - آہ یہی وہ قوم ہے، جو آج ہر شعبہ میں پسماندہ ہے - احساس تو

زمانہ کی جولانیوں کا اسکو بھی ہے اور ترقی کی شاہ راہ پانے کے لئے اسکا دل بیقرار، نہ صرف بیقرار بلکہ ایک بیتابانہ لہر موجزن، نہیں موجزن نہیں بلکہ ودیعت کی ہوئی ہے مگر بے بس!!! اُٹھتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے، سنبھلتی ہے اور گر پڑتی ہے، چلتی ہے اور لڑکھڑا جاتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اسکی بیکسی اپنی نوعیت کی ابتدائے تخلیق سے ہی بیکسی ہے اور اسکی وجہ مَیں سمجھتی ہوں کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ع

طاعت سے نیکیاں ہیں، تو نیکی سے عزتیں!

تو پھر!!! ؎

جب سر میں ہوائے طاعت تھی! سرسبز شجر امید کا تھا
جب صرصرِ عصیاں چلنے لگی! اس پیڑ نے پھلنا چھوڑ دیا

پس نتیجہ یہ کہ ؎

اقبال مساعد جب نہ رہا رکھیں یہ قدم جس منزل میں
اشجار سے سایہ دُور ہوا! چشموں نے اُبلنا چھوڑ دیا

پس یوں سمجھ لیجے کہ دنیا کی ہر قوم اوج کی راہیں ڈھونڈ رہی ہے چل رہی ہے، اور چلا رہی ہے سوائے ایک مُسلم ہندی کے۔

احمدی

اب مَیں کچھ اپنا حال بھی کہوں؟ ہم خدامانِ موعودِ زمانہ۔ شمار کیئے جانے والے چند لاکھ ہیں، ہماری تعداد قلیل، ہمارا حلقہ اثر تنگ۔ مگر! دائرہ عمل وسیع سے وسیع تر، ہاتھ کھلے ہوئے، حوصلے بڑھے ہوئے، تمنّائیں پھیلی ہوئیں! کس لئے؟ بس اس لئے اور اسواسطے کہ خدا کا دین دنیا کے کونوں تک پھیل جائے، چار دانگ عالم میں اسکی ہدایت کا ڈنکا بج جائے، دُنیا اس چشمۂ معرفت سے سیراب ہو، اور اس لوائے امن کے نیچے دنیائے عالم جمع ہو کر ابدی پناہ میں آجائے۔

ہماری زندگی کا مقصد اوّلیں، ہماری ہستی کا فرض اوّلین، ہماری دلی تڑپ، ہماری انتہائی تمنّا، اور ہماری آخری آرزو یہ اور صرف یہ ہے۔ کہ اقوام عالم کو دنیا کی فریب کاریوں سے محفوظ کردیں، انکو مقرب خدا بنا کر دینی و دنیوی نعمتوں اور اسکے فضلوں کا وارث بنا دیں۔

ہاں! بیشک ہم قلیل اور اتنے قلیل ہیں، کہ آٹے میں نمک کے برابر، مگر آپکو معلوم نہیں کہ ہمارا ایمان کس پر ہے؟ سُنئے! ہمیں اپنی قِلّت کا مطلق فکر نہیں اور ہم ذاتی یقین سے کہتے ہیں کہ باوجود قلیل ہونے کے ہم ضرور اپنے مقاصد میں کامیاب ہونگے۔ کیوں؟ ہمارا دل كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ سے تقویت پائے ہوئے ہے۔ اور یہ ہو کر رہنے والی بات ہے کہ آخر خدا اور خدا پر ایمان رکھنے والی جماعت غالب ہو۔

تو اَب بہنو! اگر نہالِ آرزو کو پھلا پھولا دیکھنا چاہو، نخلِ تمنّا کو سرسبز دیکھنے کی خواہش ہو، گلِ مراد کو پانے کی حسرت ہو، تو فرض ہے کہ دائرہ اسلام کے اندر، احکام اسلام پر کاربند ہو کر، حبلِ متین تھام کر، قوّتِ ایمانی سے بہرہ اندوز ہو کر، طاعتِ امام سینہ میں بھر کر، خوشنودی و رضائے الٰہی کا کامل نمونہ بن کر، اس جدوجہد،

اس کشمکش میں تگ و دو ہو، میں حصہ لو، پھر دیکھنا اس

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

فقط - امۃ الحفیظ بیگم از مانڈلے - برما

حفظانِ صحت
چیچک اور چیچک کا ٹیکہ

حفظانِ صحت کا علم ہونا ہر بہن کے لئے ضروری ہے۔ عاجزہ اسکے متعلق سیکھتی رہتی ہے بلکہ ساتھ ساتھ مفید اور ضروری باتوں کے نوٹ بھی لے رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ انکی مدد سے چھوٹے چھوٹے مضامین مصباح کے لئے لکھتی رہونگی۔ اس طرح نہ صرف یہ باتیں مجھے اور بھی ذہن نشین ہونے میں مدد دینگی۔ بلکہ میری محترم بہنوں کو بھی بہت حد تک فائدہ ہوگا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے آمین۔

چیچک:۔ یہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے جس میں تیز بخار کے ساتھ تمام جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ اور نہ صرف جلد پر بلکہ مُنہ اور ناک اور آنکھ اور حلق کے اندر بھی نکلتے ہیں جو حصے عموماً ننگے رہتے ہیں۔ اور کام کاج کرنے میں رگڑ لگتی رہتی ہے ان پر دانے بہت نکلتے ہیں۔

زمانۂ اخفاء:۔ بارہ ۱۲ دن تک یہ مرض جسم کے اندر مخفی رہتا ہے دانے عموماً چودہ ۱۴ دن کے بعد نکلتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی یکم اپریل کو چیچک والے گھر میں جائے اور وہاں سے اس مرض کا زہر قبول کرلے تو اس حساب سے ۱۴ اپریل کو اسکے جسم پر دانے نکل آئینگے۔ جتنے دن مرض جسم کے اندر رہتی ہے اس کو مرض کا زمانہ اخفاء کہتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

چیچک کی اقسام:۔ (۱) ایک وہ جو عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔

(۲) خفیف حملہ جو ٹیکہ شدہ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔

(۳) خطرناک حملہ جس سے جلد میں سے خون جاری ہوجاتا ہے اور مریض ۴۸ گھنٹے میں مرجاتا ہے عام طور پر دانے جتنے زیادہ ہوں اسی قدر حملہ سخت ہوتا ہے۔

کثرتِ اموات:۔ ہر سال دنیا میں ہزاروں انسان چیچک کا شکار ہوجاتے ہیں جس میں سے اکثر اندھے اور بہرے اور بدشکل ہوجاتے ہیں کئی ان میں سے فوت ہوجاتے ہیں۔ ٹیکہ کی ایجاد سے قبل شائد ہی کسی گھر میں کوئی بچہ ہو جسکے مُنہ پر چیچک کے داغ نہ ہوں۔ اور والدین خود اپنے بچوں کو چیچک کے مریض کے پاس لیجایا کرتے تھے کیونکہ انکو اس بات کا علم ہوتا تھا کہ یہ جو بیماری پھیلی ہے ضرور ہمارے بچے بھی اسکا شکار ہوجائینگے۔ اسلئے خود ہی چیچک والے گھر لیجاتے۔ تاکہ چیچک نکل آئے۔ چین میں ماں ان بچوں کو جن کو چیچک نہ نکلی ہو۔ اپنے زندہ بچوں میں شمار نہیں کرتی۔ شائد کہ یہ بھی موت کا شکار نہ ہوجائیں۔ کیونکہ اسکو یقین ہوتا ہے کہ بچہ کو چیچک ضرور ہوجائیگا۔

برنولی ایک مشہور حساب لگانے والے نے اندازہ لگایا ہے اٹھارھویں صدی میں پچیس ۲۵ سال کے عرصہ میں ڈیڑھ کروڑ

آدمی چیچک سے مرے۔ سارکون کا اندازہ ہے کہ سنہ ۱۸۸۲ء میں اٹلی میں ۹۰ فیصدی آبادی کو چیچک تھی۔ ٹیکہ سے کوئی بھی قدرتی طور پر محفوظ نہیں ہوتا۔ شہر میں جبتک چیچک نمودار ہو۔ تو اسوقت ٹیکہ نہیں لگوانا چاہیئے۔ اس مرض کا شہر کی صفائی یا مکان یا جسم کی صفائی سے کوئی تعلق نہیں۔ صفائی کا خواہ کتنا بھی اہتمام کیا جائے لیکن جبتک ٹیکہ نہ لگایا جائے۔ ضرور نکل آتی ہے۔

مرض پھیلنے کے ذریعے (۱) مریض کے قریب آنا۔ مرض کا زہر سانس کے راستے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ چیچک کے دانوں جلد کی میل منہ کی رطوبت ناک کی غلاظت ان سب میں زہر خارج ہوتا ہے اگر کسی شخص کے جسم پر چیچک کا زہر موجود ہو۔ مگر اسکے جسم پر دانے نمودار نہ ہوئے ہوں تو بھی مرض متعدی ہوتا ہے چیچک کا زہر ہوا کے ذریعے اڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کسی گھر میں ایک بچہ کو چیچک نکل آئے تو سب بچے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مکھی اور کیڑے مکوڑوں کے ذریعے بھی مرض ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتا ہے۔

(۲) دیگر طریق۔ اسکے علاوہ مریض کا تولیہ۔ رومال۔ کھلونے پیالہ بستره وغیرہ اگر بغیر ادویہ سے پاک کرنے کے استعمال میں لایا جائے تو مرض لگ جاتا ہے۔

مرض کی تشخیص:- عموماً وبا کے دنوں میں تشخیص آسان ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ خفیف چیچک اور کاکڑا میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے کاکڑا اور چیچک کے درمیان فرق بتا دیتے ہیں:-

کاکڑا	چیچک
(۱) بخار معمولی علامات خفیف	اسمیں بخار تیز بے چینی اور گھبراہٹ
(۲) دانوں کی کئی فصلیں ہوتی ہیں۔	اسمیں دانوں کی صرف ایک ہی فصل ہوتی ہے
(۳) دانوں کی کئی مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ یعنی دانہ نکل رہا ہوتا ہے کوئی پک چکا ہوتا ہے کسی میں پیپ پڑی ہوتی ہے کوئی خشک ہو چکا ہوتا ہے۔	اسمیں دانوں کی ایک ہی حالت ہوتی ہے۔ چیچک میں سب دانے اکٹھے نکل آتے ہیں۔ اکٹھے ہی پکتے ہیں سب میں ایک ہی وقت پیپ پڑتی ہے ایک ہی وقت خشک ہوتے ہیں۔
(۴) اس میں بازو اور ٹانگیں بچ جاتی ہیں۔ پیٹ اور سینہ پر زیادہ دانے نکلتے ہیں۔	اس میں بازو اور ٹانگوں پر زیادہ دانے ہوتے ہیں۔
(۵) اس میں مریض کو خطرہ نہیں ہوتا۔ عوارضات اور نتائج کم ہوتے ہیں۔ موت بالکل نہیں ہوتی۔	مریض کو سخت خطرہ ہوتا ہے عموماً اندھا اور بہرہ بدشکل ہو جاتا ہے موت بھی بہت ہوتی ہے۔

مریض کی تیمارداری:- اگر ہو سکے تو مریض کو گھر میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ شہر سے باہر یا چیچک ہسپتال میں رکھا جائے۔ اگر کوئی مجبوری ہو۔ تو گھر میں الگ کمرے میں رکھو۔ دروازوں اور کھڑکیوں کے آگے گاڑھے کی چادر لٹکا دو۔ اسکو مرکری کوشن (ہزار حصے میں ایک حصہ دوائی کا) سے تر رکھو۔ مریض کے اوپر مچھر دانی لگا دینی چاہیئے تاکہ دانوں پر مکھی نہ بیٹھے۔ جلد کی غلاظت ناک اور منہ کی رطوبت سب کو معمولی کپڑے سے صاف کرتے رہنا چاہیئے۔

ان دھجیوں کو خشک ہونے سے قبل مرکری لوشن میں ڈال کر صاف کرلو- اگر توفیق ہو- تو جلانا بہتر ہے- مریض کے استعمال کیئے ہوئے برتن الگ رکھو- اور صحت کے بعد ابلتے ہوئے پانی سے صاف کرو- مریض کے کپڑے اور بستر وغیرہ سب پانی میں ابال کر مرکری لوشن سے پاک کرو- کمرے کو فنائل سے دھونا چاہیئے- پھر اس میں روشنی اور ہوا بخوبی آنی چاہیئے- جب تک جلد پر سے چھلکے نہ اتر جائیں مریض کو چلنے پھرنے نہیں دینا چاہیئے- یاد رکھو یہی چھلکے ہوا میں ملکر مرض پھیلاتے ہیں ان سب کو جلا دینا چاہیئے- اگر چھلکے آسانی سے خود بخود نہ اتریں تو پھر مریض کو گرم غسل دو- اور گلیسرین سوپ کا استعمال کرو- ویزلین یا معمولی تیل بھی مفید ہے غسل کرتے وقت سر کے بالوں اور ناخنوں اور انگلیوں کے درمیان کی جلد کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے-

علاج:- عام طور پر کوئی دوائی کارگر نہیں ہوتی مریض کو آرام سے لٹا دینا چاہیئے- ہلکی غذا کھانے کو دو- دودھ وغیرہ- جلد دو منہ اور ناک کو صاف رکھو- پیاس کیلئے پانی اور لیموں کا رس دو- اگر جلد میں کھجلی ہو تو پوٹاس پرمینگینٹ پانی میں حل کرکے جلد پر لگاؤ- اگر دانوں پر ٹنکچر آیوڈین لگائی جائے تو اس سے جلد میں گڑھے نہیں پڑتے- بچہ کے ہاتھوں کو روئی سے باندھے رکھنا چاہیئے تاکہ دانوں کو چھیل نہ لے- بخار کو کم کرنے کے لئے پسینہ اور مکسچر بنوالیا جائے- اگر الٹی زیادہ ہو تو برف چوسنے کیلئے دینی چاہیئے چودہ دن کے بعد بخار اتر جاتا ہے ۲۲ دن تک چھلکے اتر جاتے ہیں- ایک مہینہ کے بعد مریض دوسرے بچوں میں مل سکتا ہے*

خاکسارہ مریم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب مشرقی افریقہ

روئداد جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۲۹ء

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے اس سال بھی خواتین جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع بہت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا-

الحمد للہ علیٰ ذالک- تقریباً پچاس مختلف مقامات اور شہروں کی عورتوں نے ہمارے مقررہ فرودگاہوں میں قیام کیا-

KHILAFAT LIBRARY

حسب دستور سابق اس سال بھی تین ہی مکانوں میں مہمانوں کے ٹھیرانے کا انتظام کیا گیا تھا اور ان ہر مکانوں میں آٹھ سَو مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام تھا-

گذشتہ سالوں کی طرح اب بھی مہمان نوازی و دیگر انتظامات جلسہ کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مقرر کردہ کارکنات نے خدمات سرانجام دیں گو ایک طرف اس عظیم الشان امر کے انجام دہی کی اہمیت اور عظمت اور خدا کے فضل سے ہر سال کی بڑھتی ہوئی ترقی- اور دوسری طرف ناتجربہ کاری اور بے بضاعتی صنف نازک کے کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے اپنے مفوضہ خدمات کما حقہ ادا کردیئے- لیکن الاعمال بالنیات حتی الامکان تمام کارکنات نہایت خلوص کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرتی رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے-

جلسہ گاہ میں سامعات کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تھی حتیٰ کہ ہمارا وہی جلسہ گاہ جو پچھلے

سال ہمارے لئے کافی وسیع تھا تنگ معلوم ہونے لگا اور آخر دوسرے دن راتوں رات دیوار توڑ کر ایک اور احاطہ بنایا گیا جس سے کسی قدر فراخی ہوئی باوجود کوشش کے جلسگاہ میں تعداد شمار کا تسلی بخش انتظام نہ ہو سکا مگر اندازہ لگایا جاتا ہے کہ مستورات کی تعداد پانچ سے ساڑھے پانچ ہزار کے درمیان تھی۔

جلسے کے تینوں دنوں میں حسب پروگرام کارروائی ہوتی رہی مگر آخری دن یعنی ۲۸ دسمبر رایدہ باد کی وجہ سے سردی بہت زیادہ ہوگئی اور صبح سے ہی ہلکی ہلکی بوندیں پڑنے لگیں جو کچھ دیر بعد عین دس گیارہ بجے تک خاصی تیز ہوگئی نشست کی جگہیں گیلی ہوگئیں بیچاری عورتوں کو جنکے ساتھ بچے بھی تھے اس شدید سردی اور ہوا میں ٹھیرنا دوبھر ہو گیا مگر۔۔۔۔۔ صد آفریں ہے انکی ہمت اور اخلاص پر کہ وہ پھر بھی تقریباً دو بجے تک جلسہ گاہ میں جمی رہیں۔ ہاں بارش کے زیادہ ہونے پر کئی دفعہ مجمع پراگندہ بھی ہوتا رہا۔ اور برآمدے اور سائبان کے نیچے کسی قدر عورتوں نے پناہ بھی لی مگر جگہ کی تنگی کی وجہ سے اکثر حصہ بارش ہی میں بھیگتا رہا آخر قضاء الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا اور جلسہ کو بڑی دقت سے دو بجے تک جاری رکھنے کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ برخواست کر دیا گیا اور دوسرے اجلاس کے مقررین کو اپنی تقریروں کا موقع نہ مل سکا۔

دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی تقریر کا وقت ½11 بجے سے تھا مگر آپ علالت طبع کی وجہ سے غالباً گھنٹہ بھر بعد تشریف لائے اور آدھ گھنٹے تک تقریر فرمائی۔

KHILAFAT LIBRARY

اس دفعہ حضرت اقدس کی طبیعت جلسہ سے قبل دیر سے ناساز چلی آرہی تھی اور خوف تھا کہ کہیں خدانخواستہ اتنی دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے آنیوالی بہنیں آپکے کلمات طیبات کے سننے سے محروم نہ رہ جائیں چنانچہ ڈاکٹر صاحبان نے آپ کی کمزوری اور علالت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف ایک دن گھنٹہ بھر اور وہ بھی بیٹھ کر بولنے کی درخواست کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آپنے اسی کے فضل و کرم سے جہاں مردانہ جلسہ کا افتتاح فرمایا اور کئی گھنٹے تک تقریر فرمائی وہاں طبقہ نسواں کو بھی اپنی قیمتی نصائح سے محروم نہ فرمایا اور آپنے اپنی تقریر میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اجتماع اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہو اسمیں تقریریں ضروری نہیں ہوتیں مثال کے طور پر حج بیت اللہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دیکھو اس میں کونسی تقریر ہوتی ہے جس کی خاطر لاکھوں بندگان خدا سمندر اور خشکی کا سفر طے کر کے جاتے ہیں مگر باوجود اسکے اللہ تعالیٰ نے حج کو ایک بڑی عبادت قرار دیا ہے۔ اسی طرح وہ مقام بھی جسکو اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور جہاں اسکے مقرب پیدا ہوتے ہیں اور اسکے نشانات ظاہر ہوتے ہیں وہاں جانا ہی برکت کا موجب ہوتا ہے خواہ آنیوالا کوئی تقریر سنے یا نہ سنے اور یہ کہ صرف نیت کی درستی ایمان و اخلاص ہی ایسے موقعوں پر فائدہ پہنچا سکتا ہے کیونکہ ہر وہ عمل جس میں نیکی اور تقویٰ ہو وہی خدا تک پہنچا سکتا ہے فرمایا گو میں اسوقت زیادہ نہیں بول سکتا لیکن اگر آپ اخلاص کے ساتھ قادیان آئی ہیں تو آپ کا آنا ہرگز ضائع

KHILAFAT LIBRARY

نہ ہوگا۔

پھر آپ نے احمدی مستورات کو چند نصائح فرمائیں اور اسمیں اپنی ہم جنسوں اور تمام بنی نوع انسان کیلئے مفید اور نفع رساں وجود بننے کی تاکید فرمائی اور دُعا کے بعد آپ کی تقریر ختم ہوئی۔

جلسہ پر بیعت کرنے والی مستورات کی تعداد تقریباً چار سَو تھی۔ جن میں سے ۲۸ کے نام تو باقاعدہ درج رجسٹر کیے گئے ہیں اور ان سب کی بیعت مقررہ دن یعنی ۲۶ ر دسمبر کو ہوئی باقی بیعت ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ تین دنوں تک روزانہ کئی کئی بار ہوتی رہی اور ہر دفعہ پندرہ پندرہ بیس بیس عورتیں اکٹھی ہوتی تھیں جسکا ہم نے کم سے کم اندازہ ۵۴ رکھا ہے گو بہت ممکن ہے اس سے زیادہ تعداد ہو۔

چندہ جو اس سال جلسہ سالانہ پر احمدی خواتین نے دیا اندازاً چار سَو ہے گویا گذشتہ سال کے چندے کا تہائی حصہ ہے جسمیں سے ۳۰۳ روپے ۱۵ آنے ۷ پائی نقد روپے تھے اور باقی زیورات نقرئی اور طلائی کئی کپڑے نئے اور پرانے۔

ہاں اس سال خدا کے فضل سے عاجزہ کی تحریک پر امۃ الحئی لائبریری کے لئے کیقدر چندہ بہنوں نے دیا گو رقم ۸۶ ہے تھی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

افسوس کہ اس سال ہماری نمائش دستکاری احمدی خواتین بہت خراب رہی گو اسکے وجوہات ضرور ہیں مگر ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ بہنیں سال آئندہ ضرور اسکی تلافی کی کوشش کرینگی۔ ہاں اس ضمن میں بہن امۃ الحفیظ صاحبہ خاص طور پر قابل شکریہ ہیں جنہوں نے چند اشیاء برائے نمائش اور مبلغ ۵ عہ اپنے سال بھر کی دستکاری کا منافع ارسال کیا جزاھا اللہ فی الدارین خیراً۔

والسلام

راقمہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ - قادیان

خواتین جماعت احمدیہ کا ایثار (نو ہزار روپیہ لندن مشن کیلئے)

لجنہ اماء اللہ شاہدرہ

(۱) اہلیہ صاحبہ کلاں جناب حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن خادم الحکمت واستاد الاطباء — ۵ عہ

(۲) اہلیہ صاحبہ خورد جناب حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن خادم الحکمت واستاد الاطباء — ۵ عہ

(۳) اہلیہ صاحبہ جناب حکیم مختار احمد صاحب ممتاز الاطباء — ۲ سے

(۴) اہلیہ صاحبہ جناب بابو سراج الدین صاحب بانی کالج ٹریننگ لاہور — ۲ صہ

(۵) اہلیہ صاحبہ جناب حکیم عبد الحق صاحب نائب مدیر و مہتمم تبصرہ — لونگ طلائی

(۶) اہلیہ صاحبہ سراج الدین صاحب درزی کانٹے طلائی ۲ عدد

(۷) اہلیہ صاحبہ فضل الدین صاحب درزی - چھلیاں نقرئی ۲ عدد

(۸) اہلیہ صاحبہ سراج الدین صاحب درزی۔ — صہ

(۹) حشمت بی بی درزن بیوہ — صہ

(۱۰) اہلیہ صاحبہ احمد الدین صاحب درزی — عہ

(۱۱) اہلیہ صاحبہ اللہ بخش صاحب درزی پہنچیاں نقرئی دو جوڑیاں

(۱۲) اہلیہ صاحبہ احمد الدین صاحب پولیس آفیسر لاہور حال وارد شاہدرہ — صہ

(۱۳) اہلیہ صاحبہ جناب مولوی اللہ دین صاحب سکرٹری تبلیغ عگار

(۱۴) اہلیہ صاحبہ جناب احمد خاں صاحب دوکاندار عہ/

(۱۵) اہلیہ صاحبہ جناب مولوی اللہ دتا صاحب سکرٹری انجمن وسابقہ پوسٹماسٹر ریٹائرڈ } عگار

(۱۶) اہلیہ صاحبہ جناب مستری خدا بخش صاحب نجار عگار ۸/

(۱۷) اہلیہ صاحبہ فضل الدین صاحب کمہار عہ/

(۱۸) ریشم بی بی احمدی اہلیہ شیر محمد غیر احمدی عگار

(۱۹) عائشہ بی بی ہمشیرہ جناب محکم الدین صاحب کیمسٹر عہ/

(۲۰) والدہ صاحبہ اہلیہ صاحبہ حکیم صاحب موصوف (حکیم احمد الدین صاحب } چھاپ طلائی اعدد

لجنہ اماء اللہ انبالہ

(۱) بیگم صاحبہ ملک صاحب خان نون صاحب } ۱۰۰

(۲) بیگم صاحبہ چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج انبالہ
یہ اپنا اور اپنی لڑکی کا چندہ منٹگمری میں دے آئی ہیں۔

(۳) اہلیہ صاحبہ بابو عبد الرحمن صاحب ۔۔۔۔ ۱۰

(۴) ” ” بابو عبد الحلیم صاحب ۔۔۔۔ ۴

(۵) ” ” بابو عبد الحمید صاحب ۹-۳-۳ مہندی نقرہ

(۶) دختر بابو عبد الحمید صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۷) رفیقہ بنت عبد الحمید صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۸) اہلیہ صاحبہ بابو بشیر احمد صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۹) ” ” منشی عبد الرحیم صاحب ۔۔۔۔ ۲

(۱۰) ” ” میاں محمد شفیع صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۱۱) بی بی فاطمہ زوجہ عبد الحمید صاحب ۔۔ ۸ ۔۔

(۱۲) بیوہ عبد الکریم مرحوم ۔۔۔۔ ۱

(۱۳) عظمت بی بی بنت عبد الغنی صاحب ۔۔۔۔ ۳

(۱۴) اہلیہ صاحبہ میاں عبد اللہ صاحب ۔۔۔۔ ۴۰

(۱۵) ” ” میاں غلام محمد صاحب ۔۔۔۔ ۴

(۱۶) ” ” میاں احمد الدین صاحب ۔۔۔۔ ۱۰

(۱۷) ” ” حاجی میران بخش صاحب ۹-۳-۸ ایک کرتہ چوڑی

(۱۸) ” ” شیخ عبد الغنی صاحب ۔۔۔۔ ۵

(۱۹) ” ” بابو برکت علی صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۲۰) ” ” میاں نور محمد صاحب ۔۔ ۴ ۔۔

(۲۱) محمودہ بنت عبد الحمید صاحب ۵ سالہ ۔۔۔۔ ۲ آرسی

(۲۲) صغرا بنت منشی عبد الرحیم صاحب ۴ سالہ ۔۔۔۔ ۱

(۲۳) حفیظاً ” ” ” ۹ سالہ ۔۔۔۔ ۱

(۲۴) بشیراً ہمشیرہ بابو عبد الحلیم صاحب ۔۔۔۔ ۲

(۲۵) کریم بنت میاں عبد اللہ صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۲۶) فاطمہ ” ” ” ۔۔۔۔ ۱

(۲۷) غلام احمد عمرہ سال ۔۔۔۔ ۱

لجنہ اماء اللہ کھاریاں

(۱) زینب بی بی اہلیہ چوہدری عبد اللہ خانصاحب ۔۔ ۸ ۔ ۱۲

(۲) ہاجرہ بی بی بنت مولوی فضل الدین صاحب ۔۔۔۔ ۱۱

(۳) زینت بی بی اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب ۔۔۔۔ ۶

(۴) فضل بیگم اہلیہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۔۔ ۸ ۔ ۴

(۵) والدہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۶) رحمت بیگم اہلیہ ” ” ۔۔۔۔ ۱

(۷) راج بیگم بنت سید احمد شاہ صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۸) حاکم بی بی صاحبہ بیوہ ۔۔۔۔ ۱

(۹) نعامت بی بی والدہ محمد خانصاحب ۔۔۔۔ ۱

(۱۰) بھاگ بھری اہلیہ ماسٹر عبد الغفور صاحب ۔۔۔۔ ۱

(۱۱) نعامت بی بی اہلیہ ماسٹر سعد الدین صاحب ۰ — ۰ — ۱

(۱۲) نعمت بی بی اہلیہ عبداللہ صاحب ۰ — ۰ — ۱

(۱۳) نعمت بی بی صاحبہ ۰ — ۰ — ۱

(۱۴) اللہ جوائی والدہ غلام مصطفےٰ صاحب ۰ — ۰ — ۱

(۱۵) حبّ بی بی اہلیہ محمد حیات صاحب ۰ — ۰ — ۱

(۱۶) فضل بیگم اہلیہ غلام محی الدین صاحب ۰ — ۰ — ۸

(۱۷) فضل بیگم اہلیہ قدر داد صاحب گوکھڑو

(۱۸) نور بیگم اہلیہ چوہدری راج علی صاحب ناک کی کولی

(۱۹) نعمت بی بی اہلیہ چوہدری محمد خان صاحب بالیاں ۲ عدد

(۲۰) بھاگ بھری اہلیہ علم الدین صاحب ڈنڈیاں ۲ عدد

(۲۱) بیگم بی بی اہلیہ غلام مصطفےٰ صاحب ناک کا تیلا

(۲۲) زینب بی بی بیوہ مُرکیاں

(۲۳) زینب بی بی اہلیہ نور محمد صاحب ۰ — ۴ — ۰

(۲۴) فتح بیگم اہلیہ عبدالکریم صاحب ۰ — ۴ — ۰

(۲۵) بھاگ بھری والدہ عبداللہ ۰ — ۸ — ۰

(۲۶) سردار بیگم اہلیہ احمد کمہار ۰ — ۴ — ۰

(۲۷) فضل بیگم اہلیہ الٰہ داد صاحب ۰ — ۰ — ۱

(۲۸) بشارت بیگم اہلیہ عبدالکریم صاحب ۰ — ۴ — ۰

(۲۹) نور بیگم چوہدری سلطان صاحب ۰ — ۰ — ۱

(۳۰) آمنہ بی بی بیوہ ۰ — ۰ — ۱

(۳۱) بُڈھی بیوہ ۰ — ۴ — ۰

(۳۲) روشن بی بی ۰ — ۱ — ۰

(۳۳) بھاگ بھری اہلیہ کرم الدین ۰ — ۲ — ۰

(۳۴) مراج بھری اہلیہ راج علی ۰ — ۴ — ۰

(۳۵) حسین بی بی مستری رحم علی ۰ — ۰ — ۱

(۳۶) مہتاب بی بی والدہ فضل الٰہی ۲ ڈنڈیاں

(۳۷) جنت بی بی بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب ناک کا تیلا

روپے آنے

کُل میزان رقم = ۰ — ۱۴ — ۶۲

کُل زیور = ۱۲ عدد

صدگوگیرہ کی خواتین کا جلسہ ہُوا۔ مختصر جماعت نے ۷ روپے چندہ مسجد لنڈن کے لئے اکٹھا کیا۔ ان میں ایک روپیہ ۵ سالہ خورد سال عزیزہ کا قابل ذکر ہے جو اس نے اپنی کمائی اور کوشش سے جمع کیا +

ایمان

۱۔ بغیر نیکوکاری کے بندے کا ایمان محفوظ نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جو کوئی حق اور ناحق میں جُدائی کر سکتا ہے وہ ایمان پر قائم رہ سکتا ہے۔

۳۔ ایمان کی پابندی سے شر و فساد رفع دفع ہوتا ہے۔

۴۔ ایمان کے ترک کرنے سے مذہبی مالی۔ اور اخلاقی حالتوں کو صدمہ پُہنچتا ہے۔

۵۔ ایمان کی تقلید سے زیادہ کوئی احتیاط نہیں۔

۶۔ ایمان کا ترک کرنا بے احتیاطی کی بنیاد ڈالنا ہے۔

۷۔ ایمان کی روشنی سورج کی روشنی سے تیز ہے وہ لوگ خوش نصیب ہیں جن کو یہ روشنی حاصل ہے۔

۸۔ انسان کو جو تنزّل پُہنچتا ہے وہ دین کی پابندی نہ کرنیکا نتیجہ ہے۔

۹۔ ایماندار وہ ہے جسمیں شرم حیا اور دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور نیّت صاف ہے۔

۱۰۔ دائمی آرام ایمان کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۱۔ انسان کو مصیبت پر مصیبت ایمان کی پیروی نہ کرنے سے آتی ہے۔

(ترجمہ از پشتو) خاکسار قانتہ بیگم از پشاور

مختصر روئداد جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ
مع تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(۲)

KHILAFAT LIBRARY

اوپر سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ درج ہو چکی ہے۔ جو بڑی جد وجہد اور بار بار کی درخواستوں کے بعد حاصل ہو سکی۔ میں نے اپنی ایک قریبی رشتہ دار عزیزہ کو رپورٹ کے لئے کہا تھا۔ چونکہ انہیں جلسہ کے بعد معاً اپنے میاں کے ساتھ جانا پڑا۔ اس لئے روئداد آنے میں دیر ہو گئی۔ مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی کہ عزیزہ سلطانہ صفیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کو عمدگی سے قلم بند کر لیا۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور خاص لطف وعنایات سے خواتین جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ر دسمبر کو شروع ۲۸ر دسمبر کو بخیر وخوبی ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ امسال احمدی وغیر احمدی مستورات بکثرت سے آئیں جلسہ گاہ کو باوجود کشادہ کرنے کے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے وقت جلسہ گاہ کی دیواریں اور چھت اور آس پاس کی چھتیں بھی سامعین عورتوں سے اٹی پڑی تھیں۔

پہلے دن
۲۶ر دسمبر

اپنے مقررہ وقت پر پہلا اجلاس تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد شروع ہوا "عالم نسواں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات" حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام نے عورت کو بھی مرد کی طرح حقوق عطا فرمائے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی عزت وتکریم کو سکھایا اور عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ فرمایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دنیا میں مجھے نماز، خوشبو اور عورت تین چیزیں مرغوب ہیں ؛

آپ کے بعد "سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" پر جناب مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر تھا۔ لیکن ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر لیکچر دیا۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ میرے والد صاحب غیر احمدی تھے کہ ان پر جھوٹا مقدمہ قتل ہوا۔ آپ نے سنا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسیح ومہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور آپ کا دعویٰ مستجاب الدعوات ہونے کا بھی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور حاضر ہوئے۔ اور اپنی مصیبت کا حال بیان کر کے دعا کے لئے عرض کی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں استغفار۔ صدقہ وخیرات کی تاکید کی۔ اور دعا فرمائی۔ جس سے وہ بری ہو گئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر لی اور آپ نے عبد الکریم کا واقعہ بیان کر کے بتلایا۔ کس طرح انتہائی مایوسی کی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے اس لڑکے کو شفا ہوئی ؛

چودہری صاحب کے بعد جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے وفات مسیح علیہ السلام پر تقریر فرمائی

آپ نے آیات قرآنی واحادیث سے وفات مسیح کو ثابت کیا۔ اور فرمایا:۔ والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا ہونا اور مرنا اور پھر بعثت بعد الممات ثابت ہے۔ اگر حضرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بقول غیر احمدیاں آسمان ہی سے زندہ نازل ہونا تھا۔ تو اس نزول ثانی کا بھی ذکر ہوتا ؛

نماز ظہر کے بعد دوسرا اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب آئی۔ ایم ڈسی نے "اسلامی پردہ طبی نقطہ نگاہ سے" پر اپنا مضمون سنایا۔ جو امید ہے۔ کہ وہ برائے اشاعت مصباح میں ارسال فرمائیں گے۔ ان کے بعد اہلیہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنا مضمون "اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ" سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ بہت ہے۔ ابتدائے اسلام ہی عورت سے ہوئی۔ یعنے سب سے پہلے اسلام لانے والی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک عورت ہی تھیں۔ اور اسلام میں سب سے پہلی شہید "سمیہ" عورت ہی ہوئیں۔ امید کہ شیخ صاحب مکرم بھی اپنا مضمون شائع کروائیں گے۔ دوسرے روز

۲۷ر دسمبر

کو مقررہ وقت پر تلاوت قرآن کریم کے بعد

بی بیو! اولاد احمدؐ کو ستانا ظلم ہے

قادیان کو چھوڑ کر لاہور جانا ظلم ہے

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب نے اپنی بنائی ہوئی نظم سنائی ۔

"مسیح محمدی کی مسیح موسوی سے مشابہت" پر محمودہ بیگم دختر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا مضمون سنایا۔ ازاں بعد جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے سورہ جمعہ کی تلاوت کے بعد صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔

اب کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ باوجود نقاہت اور انتہائی کمزوری کے تشریف لائے۔ اور حضور نے جو مختصر تقریر فرمائی۔ وہ اسی پرچہ میں درج ہے۔

حضور کی تقریر کے بعد نماز ظہر ہوئی۔ اور محترمہ سکریٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے رپورٹ لجنہ پڑھکر سنائی۔ اور اخلاق پر اہلیہ صاحبہ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے اپنا مضمون سنایا۔ آپ کے بعد استانی بیگم دختر شیخ محمد حسین صاحب پوسٹماسٹر نے تعلیم نسواں پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ بعض لوگ نادانی کی وجہ سے پردہ کو تعلیم میں روک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے سامنے کئی مثالیں موجود ہیں۔ جنھوں نے پردہ میں رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی ؛

تربیت اولاد پر میمونہ بیگم صاحبہ بیوہ حکیم غلام محمد صاحب نے تقریر کی۔ کہ پرورش اولاد ہی عورت کا کام ہے۔ بچہ کو سدھارنا یا بگاڑنا ماں ہی کا کام ہے۔ بچپن ہی سے اگر ماں اپنے بچہ کے سامنے نیک کام کرے۔ مثلاً سچ بولے یا نماز پڑھے۔ تو بچہ بڑا ہو کر ضرور نیک ہوگا۔ کیونکہ بچہ میں نقل کا مادہ ہوتا ہے۔ جو بڑے ہو کر طبیعت بن جاتی ہے۔ تیسرے روز

۲۸ر دسمبر

کو تلاوت قرآن کریم کے بعد دو چھوٹی بچیوں نے نظم "شکر خدا" پر سنائی۔ اور پھر جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے "ترک رسومات قبیحہ" پر وعظ

KHILAFAT LIBRARY

ابھی شروع کیا ہی تھا۔ کہ طوفان باد و باران آ گیا۔ حافظ صاحب نے بمعہ حاضرات دعا فرمائی۔ تو ذرا کم ہوا۔ اسی اثنا میں جناب صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس تشریف لے آئے۔ اور آپ نے وصیت اور اس کی ضرورت و اہمیت پر لیکچر دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اسلام بھی قربانی ہی کا نتیجہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے اکلوتے بیٹے اسمٰعیل کو قربان کرنا چاہا۔ تو خدا نے کہا۔ قد صدّقت الرؤیا۔ انا کذٰلک نجزی المحسنین کہ اے ابراہیم! تو نے میرے حکم کو پورا کیا۔ اس کے عوض میں تمہاری ذریت کو پھیلاؤں گا۔ اسی قربانی کا نتیجہ ہے۔ کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی بنی اسماعیل سے ہوا ؛

آج بھی جو اسلام میں ابراہیم ہے (حضرت مسیح موعود کا نام الہام میں خدا نے ابراہیم بھی رکھا ہے) وہ تم سے قربانی مانگتا ہے۔ لیکن کسی جان کی قربانی نہیں بلکہ مال کی۔ مال بھی سارے کی نہیں۔ بلکہ جس قدر ہو سکے۔ تیسرے حصہ سے لیکر دسویں حصہ کی ؛

فارم الوصیت بھی تقسیم کئے گئے تھے۔ اور آپ کے بعد جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے صوفی صاحب کی اردو تقریر کا خلاصہ پنجابی میں بیان کیا تاکہ پنجابی بہنیں جو اردو نہ سمجھ سکتی ہوں۔ وہ بھی سمجھ لیں

ازاں بعد جناب حافظ صاحب نے اپنا اصل مضمون ترک رسومات قبیحہ پر ابھی بولنا شروع کیا تھا کہ پھر بارش شروع ہو گئی۔ ارادہ ہوا۔ کہ نماز جمعہ عورتیں جلسہ گاہ ہی میں ادا کریں۔ لیکن چونکہ بارش زیادہ ہونے لگی تھی۔ اس لئے اجلاس کو دعا کے ساتھ ختم کیا گیا۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ؛

KHILAFAT LIBRARY

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور نے تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ اس نے مجھے آج کچھ بولنے کی توفیق دی ہے۔ بیماری کی وجہ سے میری آواز اگر کسی تک نہ پہنچ سکے۔ تو اٹھ کر چلی نہ جائے ثواب تو نیت پر موقوف ہے۔ اگر آواز سننے کی نیت سے بیٹھے گی۔ تو پہنچ جائیگی۔ ورنہ نیت نیک ہوگی تو ثواب تو مل ہی جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے اجتماع ہوتے ہیں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی ہر سال مکہ معظمہ میں جاتے ہیں حج کر کے واپس آ جاتے ہیں بعض طواف کر کے ہی واپس آ جاتے ہیں۔ اور بعض عمرہ کر کے ہی واپس آ جاتے ہیں۔ حج کا انہیں موقع نہیں ملتا۔ مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے حج کو ایک بہت بڑی تقریب قرار دیا ہے۔ وہاں نہ کوئی تقریر ہوتی ہے۔ نہ کوئی لیکچر ہوتا ہے۔ نہ کوئی وعظ ہوتا ہے صرف ایک خطبہ ہوتا ہے۔ جس کو صرف چند سو آدمی ہی سن سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس تقریب حج کو بہت بڑی عزت دی ہے۔ کئی آدمی باتیں ہی کر کے آ جاتے ہیں۔ لیکن اس کو سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس کا ادب کرتے ہیں۔ اور وہ

حاجی صاحب ہی کہلاتا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس نے خدا کی راہ میں سفر اختیار کیا۔ اور خدا کے لئے تکلیفیں اُٹھائیں۔ غرض خدا کی راہ میں سفر کرنا ہی ثواب ہے۔ ہر ایک شخص جو پاک ارادہ سے اس مقام کو جاتا ہے جہاں خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا ہے۔ وہ اس کے خاص فضلوں کا وارث ہو کر آتا ہے ؀

اللہ تعالیٰ تو قربانیوں کو دیکھتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔ اس کو قربانی کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا اس کو تو نیت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

پس ہر عمل جو انسان کرتا ہے۔ اس میں نیکی کرتا ہے یا نیکی کی ترتیب رکھتا ہے۔ تقویٰ کرتا ہے۔ اور وہ خدا کی طرف مائل ہوتا ہے وہ ضائع نہیں جاتا۔ ایک آدمی اگر ساری ساری رات نمازیں پڑھتا ہے لیکن ہمسائے کو اس کا کیا فائدہ ہے۔ وہ کیا جانتے ہیں۔ یہ شخص تمام رات نماز پڑھتا ہے۔ ہندوؤں میں ہم نے دیکھا ہے۔ بعض ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ اور بعض تو خوراک چھوڑ کر معمولی ساگ پات پر گذارہ کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں ؀

پس یاد رکھو۔ ایمان ایک ایسی چیز ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا مقرب بناتی ہے۔ نیک نیت اور ایمان سے اگر یہاں بھی بیٹھو تو قادیان آنا بابرکت ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ جگہ کم تھی۔ تین آدمی آئے۔ ان میں سے ایک نے جگہ کی تلاش کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بیٹھ گیا۔ دوسرے نے تلاش کی۔ اور درمیان رستے ہی میں بیٹھ گیا۔ تیسرے نے ہجوم دیکھا جگہ نہ تلاش کی۔ واپس لوٹ گیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ پہلے نے جگہ تلاش کی۔ اور بیٹھ گیا اُسے زیادہ اجر ملیگا۔ اور جو درمیان میں بیٹھ رہا۔ اس کے لئے بھی اجر ہے۔ لیکن جو جگہ نہ تلاش کرنے کی وجہ سے چلا گیا۔ اس کو میں بھی جزا نہ دوں گا ؀

پس نیت اور ارادہ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو ہر فعل میں ہر مقصد میں کامیاب کرتا ہے۔

اس وقت میں خواتین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام کے تمام انبیاء اس بات کی خبر دیتے آئے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک بہت بڑا فتنہ اُٹھے گا۔ ایک آدمی اگر صبح مسلمان ہوگا تو شام کو کافر۔ رات کو مسلمان ہوگا تو صبح اٹھے گا کافر۔ سو آج اسلام کی نہایت دردناک اور نازک حالت ہے۔ تمام مذاہب اسلام ہی کے کھیل ڈالنے کے درپے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ انسان گھر کے پالتو کتے یا پالتو بلی کی پرواہ کرتا ہے لیکن آج اسلام کی اتنی بھی پرواہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ ایک بزرگ نے رؤیا میں دیکھا۔ بھوپال کے شہر میں ایک

KHILAFAT LIBRARY

کوڑھی ہے جس کا کوئی بھی اعضاء جسم پر صحیح نہ تھا۔ اس کو پوچھا۔ کہ تو کون ہے تو اس نے جواب دیا۔ میں اللہ میاں ہوں۔ وہ بہت پریشان ہوئے۔ کہ اللہ میاں تو مستجمع جمیع صفات حسنہ و کاملہ ہے۔ یہ اللہ میاں کیسا؟ کوڑھی نے کہا۔ میں بھوپال والوں کا خدا ہوں۔ انھوں نے مجھے ایسا سمجھ لیا ہے۔ مگر اس زمانہ میں جو بھوپال کے خدا کی شکل دکھائی گئی تھی۔ وہی آج تمام دنیا کے خدا کی ہے ایران کیا۔ ترکستان کیا۔ افغانستان کیا۔ غرض دنیا میں آج اسلام ایسا سمجھا گیا ہے۔ جیسے کلنک کا ٹیکہ ہوتا ہے ؂

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کا وہ نام جو عزت سے لیا جاتا تھا آج اس میں شامل ہونے کو ہتک خیال کیا جاتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کے اسلام کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہے۔

شہروں میں آوارہ گرد مسلمان۔ سوالی مسلمان۔ جیل میں زیادہ مسلمان عورت و مرد۔ فاحشہ عورتیں جس قدر ہوتی ہیں مسلمان۔ شہروں میں غنڈے بدمعاش اکثر مسلمان۔ ملازموں میں کام چور مسلمان۔ بددیانت مسلمان تو مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ذلت پڑ رہی ہے۔ کہ ہر صورت میں مسلمان ذلیل ہو رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ مسلمان سمجھ بیٹھے ہیں۔ اگر اسلام سچا ہے۔ تو ہم ذلیل کیوں ہو رہے ہیں۔ غیر قومیں کہتی ہیں۔ کہ مسلمان سچے ہیں تو ذلیل کیوں ہیں۔ لیکن یہ ساری کی ساری ذمہ داری مسلمانوں پر آتی ہے مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ تو ذلیل ہوئے ؂

مسلمانوں میں سے جو آسودہ حال لوگ ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں گھر میں بیٹھ کر خوب کھا لیا۔ کام نوکروں سے کرا لیا۔ بس یہی ہماری زندگی ہے۔ حالانکہ اسلام انتہائی تن آسانی سے روکتا ہے۔ دوسرے کو کام کی فرمایش کرنا سوال ہے۔ ایک صحابی کہیں سفر پر گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ کہ ان کا کوڑا نیچے گر پڑا۔ پیچھے سے ایک آدمی نے اٹھا کر دینا چاہا آپ نے انہیں قسم دی۔ خدا کی قسم کوڑا نہ اُٹھانا صحابی خود گھوڑے سے اُترے اور کوڑا پکڑا۔ تاکہ سوال سے بچیں ؂

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم عیب یا بیکاری کی نہیں۔ مسلمان عورتیں اکثر بیکار رہتی ہیں یعنی کوئی مفید اور نتیجہ خیز کام نہیں کرتیں۔ جو صرف گھر کا کام ہی کام سمجھ کر کرتی ہیں۔ ان کا کام کھانا پکانا بستر کرنا۔ بچوں کے کپڑے دھونا۔ بچوں کا پاخانہ صاف کرنا ہے۔ لیکن اپنے پیٹ کے لیے اور اپنے بچوں کے لئے تو بلی وغیرہ بھی انتظام کر لیتی ہے۔ انسان میں اور حیوان میں کیا فرق رہا ؂

اپنی زندگی میں سے ضرور کچھ وقت نکالو۔ جو دوسروں کے کام آئے۔ گھر کا کام بھی کرو۔ لیکن کچھ نہ کچھ دوسروں کے فائدے کے لئے بھی کرو ؂

اپنے نفس سے سوال کرو۔ کہ تم نے اپنی پچھلی زندگی میں دنیا کے فائدے کے لیے کیا کام کیا ہے۔ اگر کچھ نہیں۔ تو اب کرو ؂

آسودہ حال عورتوں کا کام تو صرف نوکروں پر حکم چلانا ہے۔ پھر بھی انہیں شکایت رہتی ہے۔ بڑا کام ہے۔ بڑا کام ہے۔ انگلستان میں عورتیں بہت کام کرتی ہیں

دفتروں میں کلرک ہیں۔ نرس۔ ڈاکٹر وغیرہ کا کام کرتی ہیں۔ میں نے پچھلے سال عورتوں میں تحریک کی تھی۔ کہ جو یہاں آکر تبلیغ کا کام سیکھنا چاہے۔ ہم اس کے لئے انتظام کردیں گے۔ مردوں میں درس کی تحریک تھی۔ جس میں مرد تو پانسو آئے۔ لیکن عورتوں کی طرف سے صرف ایک خط آیا۔ جس نے آمادگی ظاہر کی تھی ۔

عورتوں کو پچھلے سال ہر جگہ لجنہ قائم کرنے اور دستکاری سیکھنے کی تحریک کی تھی۔ باوجود اس کے سوائے چند عورتوں کے کسی نے توجہ نہ کی۔ دستکاری سیکھ کر تم غریبوں کی مدد کرو۔ ہاتھ سے کام کرنا ہتک نہیں۔ بلکہ بہترین عزت ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب قرآن شریف کی کتابت کیا کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے کام کاج میں عورتوں کا ہاتھ بٹاتے۔ کام کرنا عیب کی بات یا ہتک نہیں ۔

یہاں کی عورتیں سمجھتی ہیں۔ گویا ان کے نزدیک ان کی پیدائش کا مقصد کھانا پینا ہے خدا نے ہاتھ دئے ہیں۔ پاؤں دئے ہیں۔ زبان دی ہے۔ آنکھ دی ہے۔ ناک دی ہے۔ ان میں سے اگر کوئی عضو چلا جائے۔ تو قدر آتی ہے۔ اگر آنکھ چلی جائے یا ناک کٹ جائے تو قدر آتی ہے ۔

ناک کتنا بڑی ہتک ہے۔ ناک کی بڑی عزت ہے۔ حالانکہ چھوٹا سا عضو ہے۔ ناک کے بہت فائدے ہیں آدمی اس سے سانس لیتا ہے۔ ناک کے اندر جو بال ہیں وہ بھی فائدے سے خالی نہیں۔ کانوں ہی کو دیکھ لو۔ اگر کٹ جائیں۔ تو انسان کیسا بدنما لگے۔ تو انسان سوچے خدا نے جو آنکھیں۔ ناک۔ کان وغیرہ ہزاروں نعمتیں دی ہیں۔ تو کیوں؟ کیا صرف اس لئے کہ دنیا میں رہ کر روٹی کھاؤں اور مرجاؤں۔ کونسا کام ہے۔ جو ان سے لیا جاتا ہے۔ پس میں آج یہ

نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ اپنی زندگی کارآمد بناؤ۔ یہاں تک کہ شہر والے سمجھیں۔ ان کا مدار تمہاری زندگی پر ہے یا گاؤں والے دیکھیں۔ ان کی زندگی تمہیں سے ہے یا ہمسائے سمجھیں۔ ان کا مدار تمہاری زندگی پر ہے۔ عربی میں مثل مشہور ہے ۔ مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العالَمِ

پس اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اپنی زندگی کو مفید بناؤ۔ غیر قوموں کی ترقی دیکھ کر اپنی زندگی کو کارآمد بناؤ ۔

اگر پہلے تم نے اپنی حالت میں تبدیلی نہیں کی تو اب اپنی حالت میں تغیر پیدا کرو۔ مخلوق خدا کی ہمدردی کرو۔ کسی کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھو۔ دکھ میں شامل ہو۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے۔ یہ شخص بڑی نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کا نماز پڑھنا کیا فائدہ دیتا ہے۔ جبکہ اس کا وجود ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ پس اپنی زندگی اور اپنے وجود کو مفید بناؤ ۔

دعا

کے بعد اپنی بیماری کی وجہ سے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

KHILAFAT LIBRARY

راقمہ:۔ ایس ایس نسیم کیمبل پور

ورزش

KHILAFAT LIBRARY

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اگر تندرستی حاصل نہ ہو تو عمدہ لذیذ کھانے۔ خوشگوار شربت۔ خوشبوئیں سونگھنا نرم اور گرم گدیلوں پر سونا۔ خوش گلو راگ سُننا۔ یہاں تک کہ اولاد اور زندگی بھی بھلی معلوم نہیں ہوتی ذرا پیٹ میں درد ہو جائے۔ بس ساری جان بے کل ہے۔ بدن کی کل بالکل بے کار ہو جاتی ہے۔ تندرستی بغیر نہ خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ نہ کوئی نیک کام نماز روزہ۔ سب ترک ہو جاتا ہے۔ اس لئے تندرستی ہزار نعمت ہے۔ یُوں تو کھانا۔ پانی۔ ہوا وغیرہ بھی ضروری چیزیں ہیں۔ مگر ورزش بھی ایک اعلیٰ چیز ہے۔ ہماری تندرستی کے لئے ہم کو ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔ یہ یاد رہے۔ ورزش کرنے سے خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جسم کی حرارت قائم رہتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگ اس طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ بعض عورتیں تو اس کے نام سے بھی واقف نہیں۔ بہت لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عورتوں کے لئے گھر کا کام کاج ہی کافی ورزش ہے زیادہ ورزش کی ضرورت نہیں۔ یہ خیال کسی قدر تو درست ہے۔ مگر گھر کے کام کاج سے تمام اعضائے جسمانی کی ورزش نہیں ہوتی۔ صرف ہاتھ پاؤں ہلانے کو ورزش نہیں کہتے۔ پاک صاف ہوا میں لمبی سانس لینا نہایت مُفید ہے۔ اس طرح پھیپھڑوں میں صاف ہوا داخل ہو جاتی ہے۔ خون صاف ہو کر تمام جسم میں دورہ کرتا ہے۔ خاص کر صبح کی سیر بھی عمدہ ورزش ہے۔ جو سب لوگوں کے لئے مفید ہے۔ جو شخص ورزش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ چُست و چالاک رہتا ہے۔ اس کا رنگ کندن کی طرح چمکتا ہے۔ بیماری پاس نہیں آتی۔ سینہ کشادہ۔ بدن پھرتیلا۔ کاہلی سستی۔ پاس نہیں آتی۔ ہر کام میں دل لگتا ہے۔ بلغم جل جاتا ہے۔ اس لئے ہم کو ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن بعض ورزشیں ایسی بھی ہیں۔ جن کا لڑکیوں کے سکول میں جاری ہونا نہایت لازم ہے۔ مثلاً رسّی پر سے پھاندنا۔ دوڑنا جھولا جھولنا۔ باغیچے کا کام کرنا۔ چھاچھ بلونا۔ کپڑے دھونا۔ یہ سب کام لڑکیوں کو بڑی خوشی اور فخر سے کرنے چاہئیں۔ یہ کام کمینے بالکل نہیں۔ بلکہ ان کاموں سے تندرستی قائم رہتی ہے۔ اگر کسی گھر یا مدرسے میں کھُلا صحن ہو۔ تو ٹینس یا بیڈ کا انتظام بھی کر لینا چاہیئے۔ لڑکیوں کے لئے تیرنا بھی ایک بہت اچھی ورزش ہے۔ برعایت پردہ اگر لڑکیوں کو سکھانے کا انتظام کر لیا جائے۔ تو بہت اچھا ہے۔ جو لوگ ورزش نہیں کرتے۔ وہ سُست اور کم ہمت ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ ظاہر میں موٹے ہوں۔ مگر پھر بھی وہ نہایت کمزور اور بھدّے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ورزش نہیں کرتے ان کو اپنا کام کرنا بھی دشوار نظر آتا ہے۔ وہ یہی چاہتے ہیں۔ کہ ہم کو پانی بھی کوئی ادھر پلائے۔ تو بہت اچھا ہے۔ ہم کو کسی کام کے لئے اٹھنا نہ پڑے۔ ان کو

اپنے کام کے لئے پرا پایا منہ تکنا پڑتا ہے - اس لئے ہم کو چاہیئے - کہ جہاں تک ہو سکے - ورزش کرنے کی عادت ڈالیں - تاکہ ہم ہمیشہ تندرست و توانا رہیں - عورتوں کو چاہیئے - کہ جس شہر میں دن کے وقت پھرنے کا رواج نہیں - وہ رات کو ہر روز دو یا تین میل باہر تازہ ہوا میں سیر کر کے آئیں - ہر روز نہیں تو ہفتہ میں دو تین دفعہ ضرور ہی ہوا خوری کے لئے باہر جنگل میں پھر آیا کریں ورزش کرنے سے پیدل چلنے کی عادت ہو جاتی ہے پھر چاہے - انسان کتنی ہی دور تک پیدل جا کر پھر واپس آجائے - پھر بھی تھکان معلوم نہیں ہوتی - والسلام

راقمہ - امۃ الحفیظ بیگم دختر مولوی سراج الحق صاحب سیکرٹری ال انجمن - پٹیالہ ؛

ماں باپ کی خدمت اور اُن کا درجہ

ماں باپ کا اولاد پر بہت بڑا حق ہے ہمیں چاہیئے کہ اس فرض کو ادا کر کے خداوند کریم کے رُوبرو سُرخرو ہوں - ماں کی حالت پر ہی غور کرو تو دیکھو کس قدر ماں اپنے پیارے بچوں کے ساتھ محبت کرتی ہے - اور پرورش میں تکلیف جھیلتی ہے - پہلے ماں بیچاری ایام حمل میں بہت سُست رہتی ہے - اور سخت تکالیف اُٹھاتی ہے - ازاں بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہے - تو بچے کا مُنہ دیکھ کر اس کی تمام کی تمام تکالیف دُور ہو جاتی ہیں - پھر آگے پرورش کے دن آتے ہیں - پرورش میں بھی ماں بہت محنت اٹھاتی ہے - بچے کی خاطر کئی مرغوب چیزیں چھوڑ دیتی ہے مثلاً اگر بچہ بیمار ہو جائے - تو ماں ڈاکٹر کے پاس جاتی ہے - ڈاکٹر بچے کو دیکھ کر کہے - کہ اس کی ماں یہ چیزیں نہ کھائیں - یہ اس کے لئے غیر مفید ہیں تو بیچاری ماں وہ چیزیں فی الفور چھوڑ دیتی ہے کہ کسی طرح میرا بچہ صحت یاب ہو جائے - اور خوش رہے - بچے کی ماں بہت بے چین رہتی ہے - اور کئی کئی راتیں سوتی نہیں - یہ جو تکلیف ماں اُٹھاتی ہے - صرف بچے کی خاطر ہی اٹھاتی ہے - پھر باپ کی طرف خیال کرو - باپ بچوں کی خاطر غیر ملکوں میں جا کر محنت اور مشقت کرتا ہے - اور سخت تکالیف سفر کی اُٹھاتا ہے - یہ سب تکالیف اپنے پیارے بچوں کی خاطر جھیلتا ہے - مگر اپنے پیارے بچوں کو تکلیف دینا گوارا نہیں کرتا - دیکھو! کسان کی طرف ہی خیال کرو - کس قدر بیچارہ ہر وقت مصیبت میں پھنسا رہتا ہے - فصل بونے اور فصل کاٹنے کے دنوں میں دن رات ایک برابر ہوتا ہے - بال بچے آرام سے سوئے ہوئے ہوتے ہیں - تو باپ بیچارہ کام کاج میں گرفتار مصیبت ہوتا ہے - ماں باپ ایسی ایسی محنتیں اور مشقتیں کرتے ہیں - تو اولاد کو بھی چاہیئے - کہ ماں باپ کی فرمانبرداری کریں - اگر اولاد ماں باپ کی فرمانبردار نہ ہو گی - تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہو گی - اور اگر اولاد فرمانبردار ہو گی - تو اولاد کو دنیا میں جنت نصیب ہو گی - ماں باپ خوش رہیں گے - اور اُن کی عزت کریں گے - اس کو عقلمند اور دانا تصور کریں گے ؛ خاکسار راقمہ سکینۃ النساء بیگم اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ فیروزوال

دلچسپ معلومات

(۱) الومینیم دھات کا کپڑا:-

پارچہ بافی دنیا کے لئے یہ خبر موجب حیرت و استعجاب ہوگی کہ الومینیم (ایک ہلکی سفید رنگ کی دھات جسکے برتنوں کا عام رواج ہے) کے باریک پتروں سے کپڑا تیار کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ ریشم جیسے نازک اور بنات کی شکل کے پارچات ہر قسم کے تیار ہوسکینگے۔

دستانے اور ٹوپیوں کے نمونے بھی زیر تجویز ہیں اور آئندہ چند سالوں میں عام عورتیں اور مرد ان دھاتی کپڑوں میں ملبوس نظر آئینگے۔ چونکہ یہ کپڑے مقابلتاً ہلکے پھلکے ہونگے۔ اس لئے کھیل کود اور ورزشی وردیوں میں انکا زیادہ استعمال ہوگا۔ پائیداری بھی مقابلتاً زیادہ ہوگی اور آگ کا تو بالکل ہی خطرہ نہ ہوگا۔

قیمت کے متعلق اندازہ ہے کہ ۱۲/ فی گز سے لیکر عا/ فی گز تک دستیاب ہو جایا کرینگے۔

(۲) ریل گاڑیاں رفتار ترقی پر:-

منگلور۔ جنوبی ہند کے مغربی ساحل پر کالی کٹ اور کنانور کے شمال میں ایک مشہور شہر ہے۔ اور مدراس سے جو ریلوے لائن اس شہر کو جاتی ہے اسکا انجام ہے۔ باثر حلقوں میں ایک ایسی تجویز زیر غور ہے کہ آئندہ بمبئی میل۔ کلکتہ میل کی طرح اس شہر تک بھی پشاور سے گاڑیاں جایا کریں۔ جن کا راستہ دہلی۔ ناگپور۔ اٹارسی۔ بیرواڑہ اور مدراس سے ہوکر گذرا کرے۔ اگر یہ تجویز عمل میں لائی گئی تو یہ سفر ہندوستان کا سب سے لمبا سفر ہوگا۔ اور لوگ شمالی ہند سے جنوبی ہند میں بغیر کسی جگہ بدلے آرام سے پہنچ جایا کرینگے۔

(۳) اونچی اور زمین دوز عمارتیں:-

دنیا کی سب سے اونچی عمارتیں اضلاع متحدہ امریکہ میں ہیں جن میں بعض پچاس پچاس منزل کی ہیں۔ اور جن پر چڑھنے اترنے کے لئے بجلی سے چلنے والے جھولے استعمال کئے جاتے ہیں۔ امریکہ کی تقلید میں دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اونچی عمارتیں رواج پا رہی ہیں۔ چنانچہ مانچسٹر میں ایک چودہ منزل کی عمارت تیار ہورہی ہے جو مکمل ہونے پر انگلستان کی سب سے اونچی عمارت ہوگی۔

جاپان بھی ترقی یافتہ ممالک میں سے ہے۔ جو ہر بات میں یورپ کا مقابلہ کرتا ہے۔ لیکن اس امر میں ناکام رہا ہے۔ اسکی وجہ اسکی کمزوری نہیں بلکہ قدرت نے وہاں یہ نقص پیدا کردیا ہے۔ اور آئے دن کے بھونچال وہاں بلند عمارتوں پر مصیبت لاتے رہتے ہیں۔ لیکن دانا جاپانیوں نے اس نقص کو رفع کرنیکی کوشش کی ہے۔ یعنی بلند کے عوض میں زمین دوز عمارات تعمیر کررہے ہیں۔ جو زلزلوں سے ہر حالت میں محفوظ ہونگی۔ اس قسم کی ایک عظیم عمارت شروع کیجانیوالی ہے۔ جو اٹھی منزلوں پر مشتمل ہوگی گیارہ سو فٹ گہری۔ روشنی برقی طاقت اور ٹیلیفون سے آراستہ ہوگی۔ مجموعی خرچ کا تخمینہ تین کروڑ روپیہ کیا گیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۴) نئی قسم کے ہوائی جہاز:-

امریکہ میں ایسے ہوائی جہاز تعمیر کئے جارہے ہیں جو سرتاپا دھات سے مرکب ہیں۔ ان میں مشین گنیں رکھے جانے کا انتظام کیا

گیا ہے۔ کمروں کی کھڑکیوں میں ایسے شیشے لگائے گئے ہیں جن پر گولیوں کا اثر نہیں ہو سکیگا۔

الغرض جہاز کی تمام بیرونی سطح پر بھی ایسا غلاف چڑھایا گیا ہے جو گولیوں سے ہر حالت میں محفوظ رکھیگا۔

(۵) رنگ میں بھنگ:۔

یہاں بھاؤنگر (کاٹھیاواڑ) میں ایک ۴۵ سالہ بوڑھے کی شادی ایک چودہ سالہ کنیا سے ہونیوالی تھی۔ تمام بندوبست مکمل ہو چکے تھے۔ لیکن حکومت بھاؤنگر نے اس شادی کو دولہا دلہن کی عمروں میں لمبا فرق ہونے کی وجہ سے ناجائز قرار دیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۶) دنیا کا سب سے پرانا اخبار:۔

پیکن گزٹ دنیا کا سب سے پرانا اخبار ہے۔ جسکی عمر ہزار برس سے بھی زیادہ ہوگی۔ عمر کی لمبائی ہی کچھ موجب حیرت نہیں ہے بلکہ اخبار کو اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے اپنے ۱۰۰ اڈیٹروں کو یکے بعد دیگرے مخالفین کی مخالفت کے نذر کرنا پڑا۔

خاکسار ع۔ ن۔ از بھاؤنگر (کاٹھیاواڑ)

دھرم شاستروں میں پریورتن کی ضرورت

ایک ابلا کی داستان بیکسی

ایک ہندو گھرانے کی ابلا لکھتی ہے کہ میرے پتا جی کا سورگ باش ہوئے پندرہ سال ہو گئے۔ انہوں نے دس لاکھ روپیہ کا سرمایہ چھوڑا تھا جس سے سالانہ ۲۶ ہزار روپیہ کا منافع حاصل ہوتا ہے۔ میرا ایک بھائی ہے لیکن جب سے پتا جی کا انتقال ہوا ہے۔ انہوں نے ایک بار بھی مجھے اپنے گھر نہیں بلایا۔ وہ اپنی بیوی کے قابو میں ہے میری ماں زندہ ہے۔ لیکن وہ لاچار ہے مفلسی سے ہماری جو ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے وہ میرا ہی دل جانتا ہے میرے پتی دیو تجارت کیا کرتے تھے۔ لیکن انکا کاروبار سرد پڑ گیا۔ اسلئے ہماری گذر بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔ میرے چھ بچے ہیں۔ لیکن اگر لڑکیوں کو پتا کی جائداد میں سے حصہ ملتا ہوتا تو میں کیوں اس طرح تکلیفیں اٹھاتی۔ اسلئے منو مہاراج کے قانون وراثت کے قواعد میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔ جسوقت عورتوں کا کوئی جلسہ ہو میری یہ داستان مصیبت سنا دینا۔ دھرم شاستر میں تبدیلی کی بہت کچھ ضرورت ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ کوئی بھائی اپنی بہن کے مصائب میں حصہ نہیں لیتا۔ بہن چکی پیسکر اپنا پیٹ بھرتی ہے اور بھائی بجلی کے پنکھوں کا آنند لوٹتے ہیں (چاند)

سیّدہ امۃ الحی کے سوانح عمری

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں اُنکے دامن کیلئے

دنیا میں کسی چیز کو ثبات نہیں کل سینکڑوں کیا لاکھوں ایسے تھے جو کہ فارغ البالی کے دن گذار رہے تھے۔ لیکن آنیوالی صبح اُنکے لئے پیام موت ثابت ہو کر اُنکے عزیز و اقارب کے لئے صبح محشر کا ہولناک نظارہ پیش کر گئی۔ ہزاروں بزرگ ایسے تھے جنکی زیارت آنکھوں کا سرور۔ جنکی صحبت ایمان بڑھانے والی، جنکی جدائی کا خیال وہم وگمان سے بالاتر تھا۔ آج اُنکے دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں۔ لیکن آہ، انہوں نے ہم سے کنارہ کش ہو کر اور اس دار فانی سے منہ موڑ کر اپنے معبود حقیقی سے تعلق جوڑ لیا۔ سیّدہ امۃ الحی کی مقدس ہستی اُن چند ہستیوں میں سے ہے جنکے نام کو تا اختتام عالم ثبات حاصل ہے۔ اُنکے کارنامے

اِسلامی احمدی تاریخ کے اہم جزو ہیں۔ اور وہ صفحہ تاریخ پر ہمیشہ نمایاں رہیں گے۔ اور موجودہ اور آئندہ آنیوالی نسلیں اُنکی پاکیزہ زندگی سے سبق حاصل کرینگی۔ اور اُنہیں اس بات پر جائز فخر ہوگا کہ اُنکی تاریخ ایسی مایۂ ناز ہستیوں کے تذکروں سے پُر ہے۔

سیدہ گو آج ہم میں موجود نہیں لیکن اُن کی یاد، اُنکے عظیم کارنامے ہر ایک احمدی مرد اور عورت کے نوکِ زبان ہیں۔ احمدیت کی اُنہوں نے جو ناقابلِ بیان خدمت کی ہے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا زریں باب ہے۔ چار سال کا طویل عرصہ گذرا کہ سیدہ نے ہم وابستگان دامن سے ہمیشہ کے لئے مُنہ موڑ کر ہمیں یاس و حرمان کے حوالہ فرمایا اور خود معبودِ حقیقی سے جا ملیں۔ لیکن کسقدر تاسف کا مقام ہے کہ ہم نے اس طویل عرصہ میں اتنا بھی تو نہ کیا کہ آپکے نہ مٹنے والے کارناموں کے متعلق کوئی کتاب لکھی ہو۔ یا کم از کم اپنی صنف کے اخبار کو ہر بار میں جسکے دیکھنے کی تمنا ہمیشہ ہی سیدہ کو رہی کوئی سلسلہ مضمون آپکی سیرت کے متعلق شروع کیا ہو۔ ایک ایسے سلسلہ کے افراد کے لئے جنکے اہم ترین فرائض میں سے یہ بھی ایک فریضہ ہے کہ وہ اپنی قوم اور سلسلہ کی مایۂ ناز ہستیوں کے کارناموں کو ہمیشہ تازہ اور برقرار رکھے۔ یہ غفلت نہایت ہی افسوسناک ہے۔ خیر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا آپکے دیکھنے اور آپسے ہمکلامی کا فخر رکھنے والی بہنیں ایک یا دو نہیں بلکہ ہزاروں بقیدِ حیات ہیں۔ اس لئے اپنی احمدی بہنوں سے جنکے دینی خدمات کے بیک وقت دوست و دشمن معترف ہیں یہ اُمید نہ رکھنا کہ وہ مستقبلِ قریب میں اس ضرورت کو پورا نہ فرماوینگی عین حماقت ہوگی۔ لیکن بات غور طلب ہے کہ کہیں یہ کام غیر ذمہ وار ہاتھوں میں نہ چلا جائے۔ اس لئے میرے اپنے فہم میں اسکے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ اس اہم مسئلہ کو لجنہ اماء اللہ قادیان کے کسی قریبی اجلاس میں پیش کیا جائے۔ اور وہاں کثرتِ آراء سے کسی ایک بہن یا بہنوں کے ذمے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی منظوری کے بعد اس عظیم سیرت کا کام کیا جائے۔

مَیں جانتی ہوں کہ میری یہ تحریک بعض بہنوں کو کچھ اَنہونی اور بعض کو غیر ضروری معلوم ہوگی لیکن مَیں یقین رکھتی ہوں کہ مستقبل قریب میں اسکی سخت ضرورت محسوس کی جائیگی۔ اور ہماری آنیوالی نسلیں ہماری اس سُستی و غفلت پر نفریں بھیجیں گی۔ اور اگر ابھی سے آپکے اُن عظیم کارناموں کو ایک جگہ جمع نہ کیا گیا تو یقین ہے کہ مرورِ روزگار اُنکی اہمیت اور پایہ کو ایک گونہ دُھندلا اور مکدر کردے۔

مَیں اس مژدہ کے سُننے کے لئے دن رات منتظر ہوں کہ آخر میری ناچیز تحریک نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔ اور احمدی بہنوں نے عملی رنگ میں اپنی بیداری اور احساس کا ثبوت پیش کیا۔ فقط

سعیدہ بیگم بنت سیٹھ محمد غوث صاحب احمدی

(حیدرآباد دکن)

KHILAFAT LIBRARY

حل طلب علمی سوالات

۱- کیا وجہ ہے کہ پہاڑوں پر باوجود سورج سے قریب ہونے کے گرمی زیادہ نہیں ہوتی۔ بلکہ سردی ہوتی ہے؟

۲- ایک کمبل زیادہ گرم ہوتا ہے۔ یا دو کمبل اس سے نصف موٹائی کے؟ ساتھ دلیل بھی دو۔

۳- کیا وجہ ہے کہ پھونک مارنے سے سلگتی ہوئی آگ روشن ہو جاتی ہے۔ مگر اسی پھونک سے بتی بجھ جاتی ہے۔ اگر کاربانک ایسڈ گیس زہریلی ہے تو پھونک سے آگ کیوں بجھ نہیں جاتی۔ اگر ہوا بتی کو جلاتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب زور سے ہوا چلے تو لمپ بجھ جاتا ہے۔

ہر دو معموں کا حل

۱۵ ردسمبر کے مصباح میں جو دو معمے چھپے تھے انکے صرف دو جواب آئے اور ایک صحیح ہے جو عزیزہ بیگم صاحبہ مالنہ (پٹیالہ) نے لکھا۔

معمہ اوّل:- چوپاؤں کی تعداد ۱۴ | سروں کی تعداد ۳۶
جانور ۲۲ | ٹانگیں ۵۶+۴۴ = سو ۱۰۰

معمہ دوم عدد مطلوب ۳۸

۳۸ × ۳۸ = ۱۴۴۴

مصباحی بہنیں علمی اور حسابی معموں کی طرف کم توجہ دیتی ہیں کوئی کھیل کی بات ہو تو بکثرت جوابات آتے ہیں کہ ماشاء اللہ۔ حالانکہ معموں کی اصل غرض ذہن کو تیز کرنا ہے۔ ایسے معموں کی طرف ضرور توجہ دیکر جواب دینا چاہیئے۔

احمدی بہنو!

السلام علیکم - میں عرصہ سے عورتوں اور بچوں کا علاج معالجہ کرتی رہتی ہوں۔ میرے ہاں مجرب اور آزمودہ نسخوں کا ایک ذخیرہ ہے۔ بہنیں اپنی پوشیدہ امراض کی بابت مجھ سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ دوائی بہت احتیاط سے طیار کر کے مناسب قیمت پر روانہ کیجائیگی۔ میں نے یہ کام محض خلق اللہ کے فائدہ کے واسطے بڑی دعاؤں اور استخاروں کے بعد شروع کیا ہے۔ پوشیدہ امراض کا ذکر مصباح میں مناسب نہیں۔

حاجتمندان تین دواؤں کو آزمائیں

سُرمہ احمدی:- آنکھوں سے پانی بہنا۔ خارش۔ دھند۔ سُرخی کو مفید ہے۔ آنکھوں کو ٹھنڈہ رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ

منجن احمدی:- دانتوں کا درد۔ ہلنا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ خون اور پیپ کا بہنا اور منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ پچاس فیصدی امراض محض دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ایک اونس عمہ

مبارک پوڑیہ:- یہ وہ پڑیہ ہے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی مصدقہ ہے۔ اور عاجزہ نے گذشتہ بیس ۲۰ سال میں بہت عورتوں پر آزمائی ہے۔ دائیاں کثرت سے میرے پاس سے لیجایا کرتی ہیں۔ اڑے وقت میں اسکے استعمال سے بچہ صحیح سلامت اور آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہر طرف سے مبارک مبارک کی آوازیں آنے لگتی ہیں جس بہن کو خدا کے فضل سے امیدواری ہے اسکو ضرور منگوا کر اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت تین ۳ پوڑیاں صرف ۸ عہ

عاجزہ سیدہ جمیلہ خاتون احمدی قادر منزل منٹگمری

(محمد عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)

KHILAFAT LIBRARY